۱- پیغام نکاح اور ولیمہ

پیغام نکاح کو عربی میں خِطبہ کہا جاتا ہے۔ خِطبہ کے معنی لوگوں میں متعارف ذریعے سے نکاح کے ارادے کا ظاہر کرنا ہے۔ چونکہ نکاح ایک ایسا معاہدہ ہے جو بیشتر حالات میں "تاحیات برقرار رہتا ہے"، اس لئے اس عقد سے پہلے ضروری ہے کہ جن دو افراد کے درمیان نکاح ہونا ہے وہ بھی ایک دوسرے کے حالات سے ضروری واقفیت حاصل کر لیں اور دونوں خاندان بھی ایک دوسرے کے قریب آجائیں۔ اس لیئے خِطبہ کو بطور مقدمات نکاح مشروع قرار دیا گیا ہے۔

جس عورت سے نکاح کا پیغام (خِطبہ) دیا جائے، اس میں مندرجہ ذیل دو شرطیں ہیں:

۱- اس عورت میں کوئی ایسا شرعی مانع موجود نہ ہو جو فوری نکاح سے مانع ہو۔

۲- اسے پہلے کوئی اور پیغام نہ آچکا ہو۔

شرعی موانع سے مراد یہ ہے کہ وہ عورت ابدی حرمت یا وقتی حرمت کے اسباب میں سے کسی سبب کی بنا پر حرام ہو یا کوئی اسے پہلے خِطبہ (پیغام نکاح) دے چکا ہو۔

۱-۱- معتدہ کا خِطبہ

اگر عورت طلاق رجعی کی عدت گزار رہی ہو تو اس کو خِطبہ دینا حرام ہے کیونکہ طلاق رجعی میں شوہر کو رجوع کا حق باقی رہتا ہے اور یہ امکان رہتا ہے کہ وہ کسی وقت رجوع کرلے۔ اگر عورت طلاق بائن کی عدت گزار رہی ہو تو صراحتاً خطبہ دینا حرام ہے کیونکہ اس صورت میں بھی شوہر کا حق باقی رہتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ جدید نکاح سے اسے پھر اپنے عقد میں لے آئے۔

معتدہ کو بطور تعریض (اشارتاً) نکاح کا خطبہ دینے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ صحیح قول یہ ہے کہ جائز ہے اگر عورت شوہر کی وفات کی عدت گزار رہی ہو تو اس کے رنج والم کے پیش نظر اسے صراحتاً پیغام دینا جائز نہیں ہے، البتہ تعریضاً درست ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ " (البقرہ ۲۳۵)

ترجمہ : اور کچھ گناہ نہیں تم پر اس میں کہ اشارہ میں کہو پیغام نکاح ان عورتوں سے یا پوشیدہ رکھو اپنے دل میں اللہ کو معلوم ہے کہ تم ان عورتوں سے ذکر کروگے لیکن ان سے نکاح کا وعدہ نہ کر رکھو چھپ کر مگر یہی کہ کہہ دو کوئی بات رواج شریعت کے موافق اور نہ ارادہ کرو نکاح کا یہاں تک کہ پہنچ جائے عدت مقررہ اپنی انتہا کو اور جان رکھو کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ تمہارے دل میں ہے سو اس سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا اور تحمل کرنے والا ہے۔

۲-۱- ولیمہ

نکاح کے بعد ولیمہ سنت مؤکدہ ہے۔کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا کہ

"ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں دعوت ولیمہ قبول کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"تم میں سے جسے ولیمہ کے لیے بلایا جائے وہ ضرور اس میں شرکت کرے۔"

ولیمہ حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے اور اس میں غرباً اور ضرورتمند لوگوں کو بھی بلانا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ صرف دولتمند اور امراء ہی دعوت ولیمہ میں بلائے جائیں۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"ولیمہ کا وہ کھانا سب سے برا کھانا ہے جس میں صرف اغنیاء کو بلایا جائے اور فقراء کو نہ بلایا جائے۔"

Scanned with CamScanner